



سوال

(1076) صدقہ فطر کو عید سے چند روز قبل تقسیم کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ صدقہ فطر شریعت کی طرف سے مقرر کردہ وقت سے پہلے ہفتہ وار چھٹی کے دن تقسیم کر دیا جائے۔ کیونکہ اس دن رضا کارانہ کام کرنے والے افراد زیادہ تعداد میں مل سکتے ہیں، جو کسی دوسرے وقت دستیاب نہیں ہوتے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر کا اصل مقصد یہ ہے کہ عید کے دن غریبوں کو مانگنے کی ضرورت نہ رہے، لہذا یہ صدقہ ان تک اس انداز سے پہنچنا چاہئے کہ یہ مقصد حاصل ہو جائے۔ اسے نماز عید سے موخر کرنا جائز نہیں کیونکہ

نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے ضرور ادا کر دیا جائے اور فرمایا: ”جس نے اسے نماز سے پہلے ادا کیا تو یہ مقبول صدقہ ہے، اور جس نے نماز (عید) کے بعد ادا کیا، تو وہ صدقوں میں سے ایک (عام) صدقہ ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، باب صدقۃ الفطر، رقم: ۱۸۲۷، سنن ابی داؤد، باب زکاۃ الفطر، رقم: ۱۶۰۹)

اس کی ادائیگی نماز عید سے متصل پہلے یعنی فجر کی نماز اور عید کی نماز کے درمیان بھی ہو سکتی ہے بلکہ عید کی رات کو بھی ہو سکتی ہے۔ اسے عید سے ایک دو دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہی عام فقہاء کی رائے ہے۔ بعض علما کے قول کے مطابق آدھا مہینہ پہلے بلکہ مہینے (رمضان) کے شروع میں بھی درست ہے۔ میرے خیال میں اس امر کا تعلق صدقہ فطر کے شرعی مقصد سے ہے اور وہ مقصد ہے عید کے دن حاجت مندوں کو مانگنے کی ضرورت نہ بہنے دینا۔ چونکہ عید سے پہلے ادا کرنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے، اس لئے اس معاملے میں گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی



کتاب الصلوة: صفحہ: 851

محدث فتویٰ